# فقہی احکام میں تخفیف وسہولت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

غلام حیدر تیونہ*

**ABSTRACT**
According to Islam, all the rules of ḥalāl and ḥarām are made easy and appropriate to the nature, because the maker of these rules knows each and every thing of human needs. Therefore, acting upon the teaching of Islam is so easy and simple for man. It is not work of everybody but it is responsibility of scholars and jurists to make and work on the rules, their limits prescribed in Islam.
**Key Words:** Qur'ān, Ḥadīth, Islamic Education, Fiqhī Aḥkām

اسلام کی معنی مکمل طور پر خود کو اللہ تبارک وتعالی کے سپرد کردینے کا نام ہے، فرمان باری تعالی ہے کہ اے اہل ایمان آپ اسلام میں پوری طرح داخل ہو جاؤ کیونکہ اسلام میں ایک مکمل ضابطہ حیات نظام عطا کرتا ہے۔

اسلام کے نقطہ نظر سے قوانین بنانے اور حلال و حرام ٹھہرانے کا حق صرف اللہ ہی کے پاسہے۔ کیونکہ وہی اپنے بندوں کے جذبات، خواہشات ضروریات، نفع ونقصان سے واقف ہے اور تمام انسانی طبقات سے عدل وانصاف کر سکتا ہے ہماری آخری شریعت میں عقل وحکمت، توازن واعتدال کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے جس میں نہ مشکل ہے نہ ہی شہوات نفس کو دخل ہے بلکہ فطرت انسانی کے مطابق اعتدال اور احکام میں سہل و تخفیف ہے کہ ہر انسان عمل کر سکتا ہے۔ فرمان باری تعالی بھی اس طرح ہے کہ خالق کائنات کسی آدمی کو اس کیطاقت و قوت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اسی طرح پیغمبر کائنات ﷺ کی بعثت کا اصل مقصد یہی بتایا گیا ہے کہوہ ان سے ان کے اوپر بوجھ اور پھندے اتارے گا جو ان کے اوپر ڈالے گئے ہیں کیوں کہ ان پھندوں سے انسان مقید اور جامد بن جاتا ہے حالانکہ دین تو آسان ہے زندگی معطل نہیں کرنے آیا۔

لیکن دین میں یسر کے حدود کیا ہونگے متعین کرنا علماء اور مجتہدین کا کام ہے تاکہ دین سہل پسندی کے نام پر

---

* ریسرچ اسکالر، جامعہ سندھ، جام شورو

کھلونا نہ بن جائے، مقالہ شریعت کے ان مسائل پر حقیر سی کاوش ہے جو ہمارے لیے آسان اور خفیف کر دیے گئے ہیں۔

**قرآنی آیات**

**۱:** یرید اللہ بکم الیسر ولایرید بکم العسر[1]

اللہ آپ کے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور نہیں چاہتا تمہارے ساتھ دشواری۔

**۲:** یرید اللہ ان یخفف عنکم وخلق الانسان ضعیفا[2]

اللہ چاہتا ہے کہ (بے جا سختیوں کے بجائے) تمہارے بوجھ کو ہلکا کرے اور واقعہ یہ ہے کہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

**۳:** لایکلف اللہ نفسا الا وسعها[3]

اللہ تعالیٰ کسی کو اسکی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

قرآن حکیم میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا یہ مقصد بیان کیا گیا ہے۔

**۴:** ویضع عنهم اصرهم والاغلال التی کانت علیهم[4]

اللہ کا رسول اس بوجھ سے نجات دلائے گا جس کے نیچے وہ دبے ہوئے ہیں اور ان پھندوں سے نکالے گا جن میں گرفتار ہوں گے۔

مطلب یہ کہ بوجھ اور پھندے دین میں غلو کے باعث پیدا ہوتے ہیں اور دل ودماغ کو مقید وجامد بنادیتے ہیں۔

**۵:** ماجعل علیکم فی الدین من حرج[5]

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دین میں کوئی بھی تنگی نہیں رکھی۔

**احادیث**

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسانی کرو، سختی نہ کرو، خوشخبری دو اور نفرت نہ دلاؤ[6]۔

۲۔ حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو بدری بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس

میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں صبح کی نماز میں اس لئے پیچھے رہ جاتا ہوں کہ فلاں آدمی ہمیں لمبی نماز پڑھاتا ہے۔راوی فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی پیغمبر کائنات ﷺ کو نصیحت فرماتے ہوئے اس قدر غصے میں نہ دیکھا جس قدر آنحضرت ﷺ اس روز غصہ ہوئے ،آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! آپ میں ایسے لوگ بھی ہیں جو نفرت پیدا کرنے والے ہیں جو بھی لوگوں کو امامت کروائے وہ اختصار کرائے کہ اس کے پیچھے بوڑھے اور بچے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں[7]۔

مطلب یہ کہ نماز باجماعت کا حکم شرعی یہی ہے کہ امام لوگوں کو معتدل نماز پڑھائے جس سے کسی کی طبعیت میں اکتاہٹ اور ملال پیدا نہ ہو تا کہ لوگ نماز سے طوالت کے خوف سے دور نہ ہو جایا کریں۔

۳۔حضرت ابو وائل شقیق بن سلمہ رضہسے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضہ ہر جمعرات کو ہمیں واعظ فرماتے تھے کسی نے کہا کہ اے ابو عبدالرحمن میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں روزانہ نصیحت فرمایا کریں اس کے جواب میں آپ رضہ نے فرمایا کہ میرے لئے روزانہ نصیحت سے یہ امر مانع ہیں کہ کہیں میں تمہیں اکتاہٹ میں نہ ڈال دوں میں وعظ و نصیحت میں تمہارا اسی طرح خیال کرتا ہوں جیسے ہمارا آنحضور ﷺ خیال رکھتے تھے۔ [8]

۴۔حضرت ابو ہریرہ رضہ بیان کرتا ہے کہ پیغمبر کائنات ﷺ نے ہمیں خطاب کیا اور فرمایا کہ اے انسانوں! آپ کے اوپر اللہ تبارک و تعالیٰ نے حج کو فرض کیا ہے تو تم حج کے فرائض ادا کرو ان میں سے ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا ہم پر ہر سال حج فرض ہے ؟آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ اس نے تین بار سوال کیا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں ہاں کرتا تو واجب ہو جاتا اور تم اس کی استطاعت نہ رکھتے [9]۔

مطلب کہ دین آسان ہے اور اس میں سہولت و وسعت بھی ہے اور یہ تنگی سے خالی ہے آنحضرت ﷺ کی مبارک زبان نبوی ناطق بالوحی ہے اگر ہاں کر دیتے تو حج ہر سال فرض ہو جاتا۔

۵۔حضرت ابن عمر رضہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے جماعت خواتین صدقہ کیا کرو اور کثرت سے استغفا کیا کرو کیونکہ میں عورتوں کی کثرت جہنم میں دیکھتا ہوں۔ایک عورت نے عرض کیا کہ ہماری

کثرت سے جہنم میں جانے کی کیا وجہ ہے ؟آپ ﷺ نے فرمایا تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو، خاوند کی ناشکری کرتی ہو، تم ناقص عقل ودین کے باوجود عقل مند آدمی کے عقل پر زیادہ غالب ہو جاتی ہو۔اس عورت نے عرض کیا کہ ہماری عقل اور دین کا نقصان کیا ہے ؟آنحضرت ﷺ نے فرمایا دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہونا،اور کئی کئی دن نماز سے رکے رہنا[10]۔

مطلب یہ ہے کہ عورت مردوں کی بنسبت فطرتاً وخلقتاً کمزور ہے اس پر شریعت نے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا بلکہ مخصوص ایام یعنی ایام حیض میں نماز ساقط کر دی ہے اور روزے بھی قضا کرنے کی اجازت عطا کی ہے تاکہ ان کے لئے سہولت ہو۔

۶۔ام المؤمنین بیبی عائشہ رضہ روایت کرتی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ پر رحم فرماتے ہوئے انہیں صوم وصال سے منع فرمایا[11] ۔

مطلب یہ ہے کہ امام کائنات ﷺ ان کو زحمت ومشقت میں ڈالنا پسند نہ فرماتے تھے۔

۷۔اسی طرح ام المؤمنین حضرت عائشہر ضہسے ایک دوسری روایت ہے کہ رسول مکرم ﷺ کسی وقت کسی عمل کو چھوڑ دیتے حالانکہ آپ ﷺ اسکو کرنا چاہتے تھے،اس خیال سے کہ لوگ اس پر عمل کریں اور ان پر فرض ہو جائے[12]۔

مطلب یہ کہ حضور ﷺ کوئی عمل کرنا چاہتے لیکن امت پر رحم کرتے ہوئے چھوڑ دیتے تاکہ لوگ عاجز نہ ہو جائیں جیسے آپ ﷺ کا ماہ رمضان کی تین رات تراویح پڑھانا اور چوتھی رات تراویح کی امامت کے لیے باہر تشریف نہ لانا اس اندیشے سے کہ کہیں امت پر فرض نہ ہو جائے۔

۹۔حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی کو نماز پڑھتے ہوئے اونگھ آجائے تو وہ سو جائے یہاں تک کہ نیند پوری ہو جائے بجائے اس کے کہ نیند کے غلبے کے وقت نماز پڑھے اور استغفار کے بجائے اپنے آپ کو گالیاں دے[13]۔

۱۰۔حضرت انس بن مالک رضہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اور مسجد کے

دوستونوں کے درمیان رسی بندھی ہوئی دیکھی آپ ﷺ نے پوچھا یہ رسی کس لئے ہے ؟صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یہ حضرت زینبؓ نے باندھی ہے نماز میں تھک جاتی ہیں تو اس کے سہارے کھڑی ہو جاتی ہیں آنحضرت نے فرمایا اسے کھول دو، آپ میں سے ہر ایک نشاط کے وقت نماز پڑھے جب تھک جائے تو سو جائے [14]۔

مطلب یہ ہے کہ اسلام میں میانہ روی اور آسانی ہے اور سختی و تنگی نہیں۔عبادت شوق ونشاط کی حالت میں کرنی چاہیے نفس کو تکلیف نہ دینی چاہیے

**اقوال ائمہ**

امام شاطبیؒ فرماتے ہیں:

إن قصد الشارع من وضع الشرائع إخراج النفوس عن أهوائها وعوائدها فلا تعتبر فی شرعية الرخصة بالنسبة إلى كل من شرعت نفسه أمرا۔

ترجمہ:۔ شارع کا مقصد شریعت کے واضح کرنے سے انسانوں کو نفسانی خواہشوں وعادتوں سے باہر نکالنا ہے اس لئے رخصت وسہولت میں انسان کی ہر مرضی اور خواہش کا اعتبار نہ ہو گا[15]۔

ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ اس حوالے سے فرماتے ہیں:

مقاصد شریعت یعنی تحفظ دین، تحفظ جان، تحفظ عقل، تحفظ مال کے ساتھ یہ ہدایات بھی ہیں جو قرآن پاک نے دی ہیں جو ہر فقیہ کو پیش نظر رکھنی چاہیے۔

**۱۔یسر:۔** یعنی آسانی اصطلاح میں وہ آسانی جو شریعت کے حکم کو انجام دیتے ہوئے اختیار کرنا اس سے مراد یہ نہ ہو گا کہ آسانی کے نام پر شریعت کے حکم کو چھوڑ دیا جائے جیسے سخت گرمی میں آسانی سمجھتے ہوئے روزہ ترک کر دینا یسر نہ ہو گا البتہ روزہ رکھتے ہوئے سخت گرمی میں ایئر کنڈیشنز لگوانا یسر ہے

**۲۔دفع حرج:۔** شریعت کے احکام پر عمل کرنے کے لئے آسانی والا راستہ اختیار کرنا اور مشکل راستے سے بچنا۔

**۳۔دفع مشقت:۔** یعنی مشقت کو دور کرنا یہاں مشقت سے مراد اچانک آنے والی پریشانی کو دور کرنا جیسے حجۃ الوداع کے لئے جاتے ہوئے راستے سے آنحضرت ﷺ کو معلوم ہوا کہ سخت گرمی میں بعض صحابہ کرام نے روزہ

رکھا ہوا ہے ان میں سے کچھ صحابہ بے ہوش ہو گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے "۔اور اسی طرح مکہ کی فتح کے لئے جاتے ہوئے بعض صحابہ کو روزہ تھا اور جہاد کے لئے جا رہے تھے تو حالت روزہ میں کیا جہاد کریں گے ؟اس صورت حال کو سامنے دیکھ کر آپ ﷺ نے تمام صحابہ کے سامنے ٹھنڈا دودھ منگوا کر پی لیا یہ دکھانے کے لئے کہ میں روزے سے نہیں[16]۔

**تخفیف وسہولت لانے والے اسباب**

قرآن وحدیث سے فقہاء کرام، حکمت الاہی اور عمومی مقاصد کے تحت مندرجہ ذیل اسباب کے ذریعے فقہی احکام میں تخفیف اور سہولت پیدا کرتے ہیں[17]۔

۱۔سفر

۲مرض

۳۔اکراہ

۴۔نسیان

۵۔جہل(لاعلمی)

۶۔عسر(تنگی)

۷۔عموم البلوا

۸۔نقص

**۱۔سفر**

۴۸ میل کی مسافت کا ارادہ کرنے سے مسافر کو شریعت میں مندرجہ ذیل آسانیاں حاصل ہو جاتی ہیں۔

۱۔چار رکعت والی نماز دو رکعت بن جاتی ہے[18]

۲۔سنتوں کی تاکید ختم ہو جاتی ہے۔

۳۔روزہ نہ رکھنے کی رخصت میسر آجاتی ہے۔[19]

۴۔ موزوں پر تین رات تین دن تک مسح کی اجازت۔

۵۔ قربانی ساقط ہو جاتی ہے۔

۶۔ جمعہ ساقط ہو جاتا ہے۔[20]

۷۔ تیمم کی اجازت حاصل ہو جاتی ہے۔[21]

**۲۔ مرض**

مرض کا خطرہ لاحق ہو جائے اور ٹھیک ہونے میں دیر کا اندیشہ ہو تو وضو اور غسل کے بجائے تیمم کی اجازت ہو جاتی ہے اور نماز بیٹھ کر، لیٹ کر، اشارے کے ذریعے ادا کرنے کی سہولت حاصل ہو جاتی ہے۔[22]

روزے قضا کرنے کی اجازت، حج میں اپنا قائم مقام بھیج دینے کی اجازت اور حد کے اندر ضرورت اور مجبوری میں نجس اشیاء، شراب، پیشاب الکوحل سے علاج کرانے کی اجازت حاصل ہو جاتی ہے۔

**۳۔ اکراہ**

جس کام کو نہ کرنا چاہیے اس کے کرنے پر زبردستی مجبور کر لیا جائے جیسے کسی کو کلمہ کفر کہنے پر زبردستی کی جائے اور اسکا قلبا طمینان ایمان پر ہو تو اس کو کفر کہنے کی اجازت ہے۔[23]

**۴۔ نسیان**

یعنی بھولنا: بھول کر کوئی کام کر لینے سے گناہ نہ ہو گا حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے میری امت سے خطاء و نسیان معاف کر دیا ہے جیسے روزے دار بھولے سے کھا پی لے تو روزہ فاسد نہ ہو گا۔

**۵۔ جہل**

جہل اور لاعلمی کی وجہ سے بھی شرعی سہولتیں میسر آجاتی ہیں۔

**۶۔ عسر اور عموم بلوی**

عسر سے مراد دشواری کا پیش آنا اور عموم بلوی روزہ مرہ کی زندگی میں عام طور پر اس سے سابقہ پیش آنا اور احتیاط کرنا مشکل ہو۔

جیسے ا۔ مچھر، پسو کا خون، کبوتر اور چڑیا کی بیٹ کپڑے یا بدن کو لگ جائے تو معاف ہے۔ [24]

۲۔پیشاب یا کسی اور نجاست کے سوئی کی نوک جیسے باریک چھینٹے جسم، کپڑے وغیرہ کو لگ جائیں تو کپڑا یا بدن ناپاک نہ ہو گا۔ [25]

یہ سب عموم البلوا کی صورتیں ہیں مشقت کی وجہ سے شریعت نے تخفیف فرمادی ہے۔

### ۷۔ نقص:

قدرتی طور پر جو آفت یا کمی انسان کو پیش آجائے جو انسان کے بس سے باہر ہو تو ایسے نقص پر بھی شریعت نے مسائل واحکام میں رعایت دی ہے جیسے جنون، بے ہوشی، نیند، کم سنی، عورتوں کے ایام خاص وغیرہ۔

الاہی شریعت نے ان سب سہولت کی صورتیں نکالی ہیں اور مقصد ابتلاء ود شواری کا ازالہ ہے۔ [26]

### نتائج:

حقیقت کے اعتبار سے اگر ارد گرد نظر دوڑائی جائے تو انسان بہت حقیر و کمزور پیدا کیا گیا ہے۔اسکو قابل دید رکھتے ہوئے خالق کائنات نے اپنے بندوں پر آسانے کرنے کے لئیے اپنے بہت سارے احکام میں تخفیف کی ہے یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے اپنے بندوں پر رحمت وشفقت کا گہرا ثبوت ہے۔یہ انسان کے کمزور ہونے کی بناپر ہے جس کی دلیل قرآن حکیم میں وارد ہے۔سورۃ البقرہ میں آیا ہے کہ (اللہ تعالیٰ کسی بھی جان پر اسکی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا) اور اللہ تعالیٰ نے انسان کے اوپر شفقت ورحمت کرتے ہوئے معراج کے موقعہ پر پچاس نمازوں میں تخفیف کرتے ہوئے صرف پانچ فرض کر دیں اور فرمایا نمازیں تم پانچ پڑھو! لیکن تم کو اجر پچاس نمازوں کا ملے گا۔احادیث میں اس بات ذکر بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ایک ماں سے بھی زیادہ محبت کرتے ہیں اس وجہ سے رب تعالیٰ کے شایان شان نہیں کہ وہ اپنے بندوں کو مشقت میں ڈال دے اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے انسان کو اپنے رب کا ہر وقت شکر گذار رہنا چاہئیے۔کیونکہ انسان کمزور بنایا گیا ہے اس وجہ سے رب کائنات نے انسان کے ضعف اور کمزوری کی بناپر اس کے لئے اپنے احکامات میں آسانی فرمائی، تو انسان کو چاہیے کہ اپنے رب کے سامنے ہر وقت سر تسلیم خم ہو اور اسکی اطاعت اور فرمانبرداری کے مطابق اپنی زندگی بسر کرے۔

## حوالہ جات

1. القرآن البقرۃ:۱۸۵
2. القرآن،النساء :۲۸
3. القرآن،البقرۃ:۲۸٦
4. القرآن،الا عراف:۱۵۷
5. القرآن،الحج:۷۸
6. نیشاپوری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، مترجم محمد یحییٰ سلطان محمود، دار الاشاعت دار السلام، ج/۳، ص/۵٦۴
7. ایضاً ۔ج/۱، ص ۵۴۳
8. بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، بخاری شریف، مترجم حافظ عبدالستار حماد، دار الاشاعت دار السلام، ج/۱، ص/۱۲۵
9. صحیح مسلم مترجم محمد یحیٰ سلطان محمود، ج/۲، ص/۷۳۷
10. محولا بالا، ج/۱، ص۱۸۵
11. محولا بالا، ج/۲، ص/۵۴۳
12. محولا بالا، ص/٦۰
13. محولا بالا، ص/۱۲۴
14. محولا بالا، ص/۱۲۲
15. شاطبیؒ، ابراہیم بن موسیٰ بن محمد، الموافقات، دار ابن عفان، ۱۹۹۷، ج/۱، ص/۳۳٦
16. غازی، ڈاکٹر محمود احمد، محاضرات فقہ، الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور، ص۳۲۳
17. امینی، محمد تقی، فقہ اسلامی کا تاریخی پس منظر، اسلامک پبلیکیشنز پرائیویٹ لاہور، ۲۰۰٦۔ ص/ ۳۷۱
18. اصلاحی، محمد یوسف، آسان فقہ اسلامک پبلیکیشنز پرائیویٹ لاہور، ۲۰۱۵، ج/۱، ص/ ۲۷۵
19. ایضاً۔ ج/۲، ص/ ۱۱۰
20. ایضاً۔ ج/۱، ص/ ۲۸۵۔
21. ایضاً۔ ج/۱، ص/ ۱۴۵
22. ایضاً۔ ج/۱، ص/ ۲۷۲
23. القرآن، النحل:۱۰٦۔
24. اصلاحی، محمد یوسف اصلاحی، آسان فقہ، ج/۱، ص۸۵۔
25. ایضاً۔ ج/۱، ص۸۴۔
26. امینی، محمد تقی، فقہ اسلامی کا تاریخی پس منظر، اسلامک پبلیکیشنز پرائیویٹ لاہور، ۲۰۰٦۔ ص۳۸۱